© rasailojaraid.com

آخرت ودنیا

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

تم نے یورپ کے تمدن کی کتوں کی طرح لوٹ کر اور بھیڑیوں کی طرح چل کر ہمیشہ پرستش کی ہے اور مذہب کی تعلیمات کی ہنسی اڑائی ہے کہ وہ آخرت آخرت کہتا ہے۔ مگر یورپ کی طرح دنیا کے لیے کچھ نہیں بتلایا، لیکن شاید تم آج قرآن حکیم کی اس آیت کو سمجھ سکو جس کے متعلق حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اس کی تلاوت آخری زمانہ کے فتنہ سے بچائے گی:

هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا . اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا. اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا. (سورۃ الکھف، ۱۰۴،۱۰۵)

تم کو بتلاؤں کہ سب سے زیادہ ناکام ونامراد کام کرنے والے کون ہیں؟ وہ جن کی تمام قوت سعی صرف دنیا کی زندگی سنوارنے ہی میں کھو گئی اور جہل حقیقت نے ان میں یہ گھمنڈ پیدا کر دیا کہ وہ بہت خوبیوں کا کام کر رہے ہیں، یہی لوگ ہیں جنھوں نے اللہ کی نشانیوں اور اس کے رشتہ کو نہ سمجھا اور اس سے انکار کیا، پس ان کا تمام کیا دھرا برباد ہو گیا اور قیامت کے دن انہیں کوئی وزن نصیب نہ ہو گا۔

دوسری جگہ اربابِ کفر کے اعمال یہ بتلائے:

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ (سورۃ الروم، ۷)

صرف دنیا کی زندگی کا ایک ظاہری پہلو انھوں نے جان لیا ہے اور وہ آخرت کے علاقوں سے بالکل غافل ہو گئے ہیں۔

''آخرت'' سے مقصود یہ نہیں ہے کہ دنیا اور دنیا کے اعمال ترک کر دیے جائیں، بلکہ اس کی عملی تفسیر یورپ کی موجودہ زندگی کو سمجھو جس نے اپنے تئیں صرف دنیا ہی کے لیے وقف کر دیا ہے اور اس کے گھمنڈ میں وہ اللہ اور اس کے رشتہ کے لیے کوئی وقت اور فکر نہ نکال سکی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے وہ چیز تو حاصل کر لی، جس کا نام تمدن رکھا گیا ہے، لیکن وہ شے حاصل نہ کر سکی، جو انسان کے لیے امنِ حقیقی کی راہ اور سلام وسعادتِ فطری کی صراط مستقیم ہے۔

(ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۳۰،۳۱)

© rasailojaraid.com